رہنمائی اور مشاورت

(Guidance and Counselling)

ہم اور ہمارے گردو پیش شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو اپنی زندگی میں پیش آنے والی تمام مشکلات مسائل از خود اور دوسروں کی مدد کے بغیر حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اپنی روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مختلف مسائل اور مشکلات پر تو افراد عموماً اپنی ذاتی کوششوں سے قابو پالیتے ہیں یا اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے صلاح مشورہ کر کے حل کر لیتے ہیں لیکن بعض دفعہ ایسے مسائل اور مشکلات پیش آجاتی ہیں کہ قریبی دوست یا عزیز رشتہ دار بھی مدد یا مشورہ نہیں دے سکتے۔ بعض لوگوں میں مسائل کے حل کے لیے درکار اعتماد اور بصیرت کی کمی بھی مسائل کے حل نہ ہونے کا باعث بن جاتی ہے۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ صرف مشکلات اور مسائل کے حل کے لیے ہی رہنمائی اور مشورہ کی ضرورت ہو۔ بعض دفعہ مستقبل کے لیے ضروری اور اہم فیصلوں میں بھی اپنے سے زیادہ تجربہ کار اور مخصوص شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے ماہرین سے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔

انسان کی زندگی کے کئی پہلو ہیں، ایک فرد ان تمام پہلوؤں اور ان سے متعلق پیش آنے والے تمام مسائل و مشکلات کو یقیناً اکیلا حل نہیں کر سکتا۔ کہیں اس کو معاشی مسائل کا سامنا ہے تو کہیں سماجی مشکلات اس کی راہ میں حائل ہیں۔ کبھی تعلیمی اور نفسیاتی مسائل ہیں تو کبھی ذاتی اور پیشہ ورانہ مشکلات درپیش ہیں۔ غرض ہر فرد کے مسائل کی نوعیت مختلف ہے لیکن ایک مشترک بات یہ ہے کہ وہ سارے مسائل از خود حل نہیں کر سکتا۔ کہیں نہ کہیں، کسی نہ کسی مسئلے کے لیے اس کو دوسروں کی مدد، مشاورت اور رہنمائی کی ضرورت پڑتی ہے۔

ابتدا ہی سے بچے کو کسی نہ کسی طرح کی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ زندگی کے ابتدائی مراحل میں اس کی ضروریات کی تسکین کا دارومدار والدین پر ہوتا ہے لیکن جوں جوں وہ بڑا ہوتا ہے اس کی ضروریات اور مسائل بھی بڑھتے جاتے ہیں۔ گھر کے ساتھ ساتھ اس کا تعلق معاشرے سے بھی ہو جاتا ہے اور اس طرح مسائل و معاملات کی نوعیت بھی بدل جاتی ہے۔ اسی لیے رہنمائی اور مشاورت کی نوعیت میں تبدیلی کے علاوہ ان کی ضرورت بھی زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

روایتی طور پر غیر رسمی انداز میں رہنمائی کا فریضہ خاندان کے بڑے افراد یا معاشرہ ادا کرتا ہے لیکن بعض دفعہ مسائل کا صحیح ادراک نہ ہونے کے باعث یہ غیر رسمی مشورے نہ صرف یہ کہ مسائل کے حل میں معاون نہیں ہوتے بلکہ نقصان اور مزید پیچیدگی کا باعث بن جاتے ہیں۔ تیز رفتار معاشرتی تبدیلیوں، سائنسی ترقی، ذرائع ابلاغ اور کمپیوٹر ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی کو بے حد مصروف اور پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے اور خصوصاً نوجوان نسل کے بہتر اور روشن مستقبل کے لیے رہنمائی اور مشاورت کے خصوصی شعبوں اور خدمات کی اشد ضرورت ہے۔ رہنمائی اور مشاورت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہو جاتا ہے کہ یہ ہر دور میں انسان کی ضرورت رہی ہے۔ یہاں تک کہ خود خالق کائنات نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے انبیا مبعوث فرمائے۔

رہنمائی کا مفہوم

رہنمائی کے لغوی معنی 'راستے کی نشان دہی' کے ہیں ۔ بعض لوگ اس کو مدد کے معنوں میں بھی استعمال کرتے ہیں لیکن درحقیقت مدد کے لفظ سے رہنمائی کا مکمل اور درست مفہوم ظاہر نہیں ہوتا۔ اگر کوئی راستہ بھولا ہوا شخص ہم سے رہنمائی چاہتا ہے تو ہم اس کو اس کی منزل تک پہنچا کر نہیں آتے بلکہ صحیح راستہ بتا دیتے ہیں ۔ رہنمائی میں بس اتنا ہی شامل ہے کہ کسی راستہ بھولے ہوئے یا مشکل میں گرفتار شخص کو اس کے راستے کی نشاندہی اور مشکل سے چھٹکارہ پانے کا طریقہ اس طرح سے بتا دیا جائے کہ وہ خود اپنی منزل تک پہنچ جائے اور خود اپنی مشکل پر قابو پا سکے۔

رہنمائی میں انسان کی مشکلات اور مسائل کا حل تلاش نہیں کیا جاتا بلکہ اس کی مدد کچھ اس طرح سے کی جاتی ہے کہ وہ صرف اس خاص مشکل ہی کا نہیں بلکہ ہر مشکل اور مسئلے کا حل خود تلاش کرنے کے قابل ہو جائے ۔ دراصل رہنمائی میں توجہ کا اصل مرکز خود انسان ہے نہ کہ اس کا کوئی خاص مسئلہ یا مشکل ۔ لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ

- رہنمائی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے کسی شخص کو اس کی اپنی ذات کے متعلق ہر ممکن واقفیت اور آگہی بہم پہنچائی جاتی ہے تا کہ وہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو اپنی زندگی کے مسائل اور مشکلات کو حل کرنے کے لیے استعمال کر سکے۔
- رہنمائی کسی شخص کو درپیش مسائل اور مشکلات پر قابو پانے کے لیے حل بتانے کا نام نہیں بلکہ اسے اس قابل بنانے کا عمل ہے کہ وہ اپنی مشکلات اور مسائل کو خود حل کر سکے۔
- رہنمائی کا عمل دراصل ایک منظم تعلیمی عمل ہے جو افراد کو ان کی نشوونما میں مدد دیتا ہے تا کہ وہ اپنی زندگی کے تجربات کو مزید وسعت دے سکیں۔

اوپر بیان کی گئی تعریفوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ رہنمائی کا تصور بہت وسیع ہے ۔ یہ محض تعلیمی یا پیشہ ورانہ رہنمائی ہی نہیں بلکہ اس میں ہر قسم کی رہنمائی شامل ہے اور پھر یہ کہ رہنمائی صرف ان لوگوں تک محدود نہیں جو کسی خامی کی بنا پر ماحول سے مطابقت اختیار نہیں کر پاتے بلکہ ہر اس شخص کے لیے ہے جو کسی بھی موقع پر اس کی ضرورت محسوس کرے۔

رہنمائی کی قسمیں

رہنمائی ایک ایسا تصور ہے جس کی نوعیت اور دائرہ عمل کو محدود کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ انسانی زندگی کے ہر پہلو میں، عمر کے ہر حصے میں، ہر چھوٹے بڑے، تجربہ کار اور ناتجربہ کار شخص کو رہنمائی کی ضرورت رہی ہوگی، رہتی ہے اور رہے گی ۔ یہی وجہ ہے کہ رہنمائی کئی نوعیت کی ہوتی ہے ۔ ہر نوعیت کا انحصار مسائل کی نوعیت اور رہنمائی کے مقاصد پر ہوتا ہے ۔ اگر مسائل کی نوعیت اقتصادی ہے تو رہنمائی کی نوعیت اقتصادی ہوگی، اگر مذہبی ہے تو رہنمائی مذہبی رنگ کی ہوگی ۔ اس طرح رہنمائی کی بے شمار اقسام ہو سکتی ہیں لیکن ذیل میں طلبہ اور سکول کے حوالے سے چار نمایاں اقسام مختصر طور پر بیان کی گئی ہیں ۔

1- تعلیمی رہنمائی

رہنمائی کی اس نوعیت سے مراد وہ رہنمائی ہے جو ایک طالب علم کو اس کی تعلیم کے سلسلے میں درکار ہوتی ہے ۔ اس رہنمائی میں طالب علموں کے سکول میں مطابقت کے مسائل ، سکول کے اساتذہ اور طلبہ کے باہمی تعلقات کے مسائل ، تدریس و تعلم کے مسائل ، غیر تدریسی اور اہم نصابی سرگرمیوں کے مسائل ، طلبہ کی صحت کے مسائل ، مضامین کے چناؤ ، تعلم کے مسائل ، امتحان کی تیاری ،

کتب کی دستیابی اور تمام ایسے مسائل شامل ہیں جو کسی بھی طرح سے بچے کی تعلیمی زندگی سے متعلق ہوتے ہیں۔

2- پیشہ ورانہ رہنمائی

اس نوعیت کی رہنمائی سے مراد وہ تمام رہنمائی ہے جو کسی بھی شخص کو کوئی پیشہ اپنانے اور اس میں کامیاب ہونے کے لیے درکار ہوتی ہے مثلاً وہ کون سا پیشہ اپنائے اور کیوں اپنائے، ایک کو دوسرے پر ترجیح دے تو کن کن وجوہات کی بنا پر ایسا کرے۔ کسی بھی پیشے کو اپنانے کے لیے درکار تعلیمی، فنی یا پیشہ ورانہ مہارت، جسمانی صحت اور رجحانات کی اہمیت اور دفتر میں کام کرنے والے ماتحت اور اعلیٰ افسران سے تعلقات کی نوعیت، کامیابی کے لیے درکار اصول وضوابط کے بارے میں معلومات، کسی مخصوص صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے طریقے، غرض وہ تمام معلومات اور سرگرمیاں جو کسی نہ کسی طرح سے پیشے کو اپنانے، اس میں کامیاب ہونے اور ترقی کرنے سے متعلق ہوں، پیشہ ورانہ رہنمائی کا حصہ ہوتی ہیں۔

3- نفسیاتی رہنمائی

وہ تمام مسائل جن کا تعلق انسانی ذہن اور شعور سے ہو، ان کے حل سے متعلق کی جانے والی تمام سرگرمیاں، نفسیاتی رہنمائی کے دائرہ کار میں آتی ہیں۔ اس نوعیت کی رہنمائی میں افراد کو پیش آنے والے صنفی مسائل، احساس کمتری یا برتری اور جذباتی اُلجھنیں، عدم مطابقت کے مسائل، محبت، حسد، نفرت اور دشمنی کے مسائل وغیرہ شامل ہیں جو ضروری نفسیاتی رہنمائی نہ ملنے کے باعث نفسیاتی امراض کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ جن کے لیے باقاعدہ علاج کی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے بعض ماہرین اس نہج پر فراہم کی جانے والی رہنمائی کو معالجاتی رہنمائی کا نام بھی دیتے ہیں۔

4- معاشرتی رہنمائی

ہر انسان کامیاب اور خوشگوار زندگی گزارنے کی خواہش رکھتا ہے اور اس کے لیے کوشش کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے حاصل کی گئی رہنمائی، سماجی یا معاشرتی رہنمائی کہلاتی ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نوعیت کی رہنمائی دراصل معاشرتی رہنمائی ہی ہے کیونکہ رہنمائی کی ہر قسم کا بنیادی مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ انسان اس قابل ہو جائے کہ معاشرے سے درست مطابقت اختیار کر لے اور ایک ذمہ دار اور اچھا شہری بن کر ملک وقوم کی خدمت کرے اور خود بھی خوش اور کامیاب زندگی بسر کرے۔ معاشرتی رہنمائی کے ذریعے سے فرد اپنی پوشیدہ صلاحیتوں، انفرادی اختلافات اور فطری رویوں سے آگاہ ہوتا ہے۔ سماجی اور معاشرتی رہنمائی کی بدولت ہی انسان میں اچھے اخلاق، عادات و اطوار، اقدار اور رویے تشکیل پاتے ہیں اور اس کی شخصیت کی نشوونما ہوتی ہے۔ اس کی سیرت اور کردار کی تشکیل ہوتی ہے۔ مذہب وملت کی روایات کا احترام پیدا ہوتا ہے۔ اپنے اور دوسروں کے حقوق وفرائض کا علم ہوتا ہے۔ ان سب باتوں کے مجموعے سے ہی سماجی رہنمائی کا تصور بنتا ہے۔

مشاورت کا مفہوم

عام طور پر مشاورت سے مراد کسی خاص معاملے میں مشورہ لینا، رائے حاصل کرنا، کچھ پوچھنا یا صلاح کرنا لیا جاتا ہے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ ہر بچہ اپنے گھر سے مخصوص عادات اور طور طریقے لے کر سکول آتا ہے جو اس کے گھریلو ماحول نے پیدا کیے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات یہ عادات اور طور طریقے اس کو سکول اور ساتھی طالب علموں کے ساتھ ہم آہنگی اور مطابقت پیدا کرنے میں رکاوٹ کا باعث بن جاتے ہیں اور بچہ مختلف مسائل کا شکار ہو جاتا ہے۔ اساتذہ ایسے بچوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ بعض بچے اساتذہ، والدین یا

تجربہ کار اور ماہر افراد سے مشورہ لیتے ہیں تا کہ اپنے مسائل پر قابو پا سکیں۔

ثانوی اور اعلیٰ ثانوی مدارس میں اکثر اوقات طلبہ مختلف مضامین کے چناؤ اور پیشوں کے انتخاب میں ماہرین سے مشورہ کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ بعض اپنے مخصوص رجحانات کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں اور بعض مجلسی زندگی کے تقاضوں کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں اور مدد کے خواہاں ہوتے ہیں۔ چونکہ ہر استاد، صلاح کار یا مشورہ دینے والا اپنی تربیت، تجربہ اور مہارت کی بنا پر اس قابل نہیں ہوتا کہ وہ بچوں کے ہر قسم کے الجھے ہوئے اور پیچیدہ مسائل میں ان کو مشورہ دے سکے، اس لیے ایسی صورت میں پیشہ ورانہ طور پر تربیت یافتہ مشیر ہی بچوں کے مسائل کے حل میں ان کی مدد کر سکتا ہے۔

اس بحث کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ مشاورت دراصل کسی خاص مسئلے یا مشکل کے بارے میں کسی ماہر اور تجربہ کار شخص سے رائے لینا، پوچھنا یا صلاح مشورہ کرنا ہے تا کہ مشکل کا شکار شخص اپنے مسئلے کو مشورے کی روشنی میں خود حل کرنے کے قابل ہو جائے۔ یہاں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ مشاورت کے عمل کا مرکزی نقطہ مشکل کے شکار فرد یعنی مشار کی خود اپنی ذاتی کوشش ہے۔ جس میں وہ اپنی مشکل کا احساس کرتے ہوئے اپنی مرضی سے کسی پیشہ ورانہ اور تربیت یافتہ ماہر یعنی مشیر کے پاس جا کر اس سے اپنی مشکل بیان کرتے ہوئے مشورے کا طالب ہوتا ہے۔ اس پورے عمل میں اس کے اپنے احساس اور ردِ عمل کو بنیادی اہمیت اور حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ یوں مشاورت ایک سہ نکاتی عمل ہے۔

1- جس میں کم از کم دو افراد کی شرکت ضروری ہے، مشورہ لینے والا (مشار) اور مشورہ دینے والا (مشیر)۔

2- جو کوئی تربیت یافتہ شخص ہی انجام دے سکتا ہے۔

3- جس کا مقصد افراد کو پیش آمدہ مسائل کو خود آزادانہ طور پر حل کرنے میں مدد دینا ہے۔

کارل راجرز (Carl Rogers) کے مطابق ''مشاورت دو افراد کے درمیان براہِ راست اور مسلسل گفتگو کا ایک ایسا سلسلہ ہے جس کا مقصد مشکل کے شکار فرد کی اس طرح مدد کرنا ہے جس سے وہ اپنی رائے، طرزِ فکر، رویے اور کردار میں بہتر تبدیلی پیدا کر سکے۔''

اس سے واضح ہوتا ہے کہ مشاورت دراصل دو افراد (مشیر + مشار) کے درمیان ایک براہِ راست تعلق ہے۔ جس میں ایک فرد (مشار) جب اپنے مسائل کو ذاتی طور پر سلجھانے میں ناکام رہتا ہے تو وہ کسی ایسے فرد (مشیر) کی طرف رجوع کرتا ہے جو اپنے علم، تجربہ، مہارت اور تربیت کے لحاظ سے صلاحیت میں اس سے بہتر ہوتا ہے۔ مشکل یا الجھن کے شکار فرد کی شخصیت کی تعمیر و تشکیل میں اس طرح مدد دیتا ہے کہ وہ اپنے پیش آمدہ مسائل و مشکلات کا تجزیہ کرنے کے بعد ان کا موزوں اور مناسب حل تلاش کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

مدرسہ میں رہنمائی و مشاورت کی ضرورت و اہمیت

رہنمائی کی اہمیت کا اندازہ صرف اس بات سے ہو جاتا ہے کہ اس کی ضرورت ہر زمانے میں ہر شخص کو رہی ہے۔ خود خالق کائنات نے اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لیے انبیاء کو مبعوث فرمایا۔ ہم سب عموماً اپنے بڑوں اور زیادہ تجربہ کار لوگوں سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ بچپن میں والدین اور گھر کے دوسرے افراد ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ بچے کو جب بھی کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو وہ اپنے والدین اور بہن بھائیوں سے رہنمائی اور مدد چاہتا ہے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کی ضروریات کی نوعیت بدلتی جاتی ہے۔ گھر کے ساتھ ساتھ معاشرے سے تعلق بنتا ہے۔ باہر کے لوگوں اور مسائل سے واسطہ پڑتا ہے۔ چونکہ بچے بالغ افراد جیسی سوجھ بوجھ نہیں رکھتے، اس لیے نہ

تو وہ پوری طرح سے اپنے مسائل اور مشکلات کو سمجھ پاتے ہیں اور نہ ہی ان کو حل کرنے کے لیے پوری طرح اپنی صلاحیتوں سے کام لے سکتے ہیں۔ اس لیے ان کو بڑوں کی نسبت رہنمائی کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔

بچہ جب پہلے پہل سکول جاتا ہے تو گھر اور سکول کے ماحول میں فرق کو بہت شدت سے محسوس کرتا ہے جو ضروریات گھر میں آسانی سے ہر وقت پوری ہو جاتی تھیں، سکول میں ان کے لیے خاطر خواہ انتظام نہیں ہوتا۔ گھر کے مانوس افراد کی نسبت یہاں اس کا واسطہ اساتذہ اور ساتھی طلبہ کی شکل میں اجنبی لوگوں سے پڑتا ہے۔ یہاں بچے کو اپنی صلاحیتوں اور دلچسپیوں کا شعور اور اندازہ نہیں ہوتا۔ مستقبل کی زندگی، اس کے مسائل اور تلخ و شیریں حقائق سے اس کو آگاہی نہیں ہوتی۔ ان حالات میں اگر سکول میں اس کو اساتذہ کی طرف سے رہنمائی میسر آ جائے تو اس کی بہت سی مشکلات اور مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ بصورت دیگر تعلیمی کامیابی کے امکان کم اور محدود ہو جاتے ہیں۔

تعلیم اور رہنمائی کے مقاصد میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ دونوں کا مقصد طالب علم کے لیے گھر، سکول اور معاشرے سے بہتر مطابقت کو فروغ دینا ہے۔ آج کے تیز رفتار، پیچیدہ، سائنسی دور میں میڈیا کی یلغار اور معلومات کی بھرمار نے ہم سب کے لیے اور خصوصاً سکول کے بچوں کے لیے رہنمائی کی اہمیت اور ضرورت کو اور زیادہ بڑھا دیا ہے۔ اساتذہ کے لیے بچوں کی رہنمائی کی ذمہ داری ادا کرنا اس لیے بھی ضروری ہو گیا ہے کہ والدین عموماً بچوں کے تعلیمی مسائل کے بارے میں رہنمائی کی ضروریات پوری نہیں کر سکتے۔ سکولوں میں خصوصاً ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح پر متعدد نئے اور پیشہ ورانہ نوعیت کے مضامین نصاب میں شامل کر لئے گئے ہیں اور ان کے الگ الگ اور مخصوص گروپ بنا دیئے گئے ہیں۔ طلبہ کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے لیے اپنے رجحانات، صلاحیتوں اور دلچسپیوں کے مطابق مضامین کا انتخاب کر سکیں۔ والدین اپنے تجربے اور پسند کے مطابق ان کو رہنمائی دیتے ہیں اور جو پیشہ ان کو زیادہ بار آور نظر آتا ہے، بچوں کو اس کے مطابق مضامین منتخب کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

تعلیم میں مشاورت اور رہنمائی اس لیے بھی ضروری ہے کہ بچوں کو ان کی صلاحیتوں اور رجحانات کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کے مواقع ملیں اور وہ تعلیمی اور عملی میدان میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔ بروقت اور مناسب رہنمائی تعلیم کے عمل کو موثر بناتی ہے اور بچے کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہے۔ بچوں میں پائے جانے والے ذہنی، معاشرتی اور جذباتی اختلافات سکولوں میں رہنمائی کی ضرورت کو اور زیادہ بڑھا دیتے ہیں۔ بچوں کے یہ اختلافات ان کے نصابی اکتساب اور سکول کی ہم نصابی سرگرمیوں میں ان کی کارکردگی پر براہِ راست اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر انہیں سکول میں اساتذہ اور والدین کی طرف سے ضروری رہنمائی اور مشاورت میسر نہ ہو تو وہ سکول، گھر اور معاشرے سے مطابقت میں مشکل محسوس کرتے ہیں۔ بعض بچے اگر پڑھائی میں کم اچھے ہوتے ہیں تو ممکن ہے وہ اچھے کھلاڑی یا مقرر ہوں۔ دراصل ضرورت اس امر کی ہے کہ سکول، بچوں کی اس طرح سے رہنمائی کرے کہ ان کی تمام خداداد صلاحیتیں ترقی پا سکیں اور وہ ان کا زیادہ اور موثر استعمال کر سکیں۔

سکول بچوں کے جذباتی، معاشرتی اور نفسیاتی رویوں کی تشکیل کرتا ہے اور بچوں کی شخصیت اور کردار سازی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک بہتر اور کامیاب، ترقی یافتہ معاشرے کی تعمیر کے لیے ہر سطح پر خصوصاً سکولوں میں رہنمائی اور مشاورت کی موثر سہولتوں کی فراہمی بہت ضروری ہے۔ سکول ہی آئندہ نسلوں کو ثقافتی ورثہ اور تہذیبی اقدار منتقل کرتا ہے اور بہتر رہنمائی اور مشاورت ہی اس کے تحفظ کی ضامن ہے۔ سکولوں میں رہنمائی اور مشاورت کی سہولتوں کی فراہمی ضروری ہے۔ تاکہ

i- بچوں کی ہمہ پہلو، مکمل اور بھرپور نشوونما ہو سکے۔

ii- طلبہ تعلیمی زندگی میں بہتر اور مناسب وقت پر موزوں منصوبہ بندی اور تعلیمی چناؤ کر سکیں۔

iii- طلبہ عملی زندگی کی تیاری اور مناسب اور موزوں پیشے اور ملازمت کا چناؤ کر سکیں۔

iv- طلبہ، گھر، سکول اور معاشرے میں بہتر مطابقت اختیار کر سکیں۔

v- گھر میں دستیاب رہنمائی کو زیادہ مؤثر بنایا جا سکے۔

vi- طلبہ عملی اور پیشہ ورانہ زندگی کے مختلف پہلوؤں ضروریات اور مسائل سے آگاہ ہو سکیں۔

vii- کم مراعات یافتہ یا مسائل کے شکار طلبہ بہتر مطابقت اختیار کر سکیں۔

viii- طلبہ تعلیم کی طرف راغب ہو سکیں اور کارآمد شہری کا کردار ادا کر سکیں۔

ix- طلبہ سکول کے باہر وقت کو مثبت اور تعمیری انداز میں استعمال کر سکیں۔

x- طلبہ میں نظم وضبط کی خصوصیات پیدا ہو سکیں اور وہ تعمیری انداز میں ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔

مشاورت کے طریق کار

طریق کار کے لحاظ سے مشاورت کی دو قسمیں، انفرادی مشاورت اور گروہی مشاورت ہیں۔

i- انفرادی مشاورت

انفرادی مشاورت میں معلم طلبہ کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتا رہتا ہے اور ان کی تعلیمی، جسمانی، سماجی اور نفسیاتی الجھنوں کا مطالعہ کرتا ہے اور ہر طالب علم کے ساتھ انفرادی طور پر مشاورت کرتا ہے۔ یہ مشاورت رسمی اور غیر رسمی طور پر با مقصد اور منضبط انداز میں کی جاتی ہے۔ اس مشاورت کا بڑا مقصد طلبہ میں خود شناسی پیدا کرنا ہوتا ہے تا کہ وہ اپنے ماحول سے مثبت مطابقت پیدا کر سکیں اور بہتر طور پر اپنی زندگی گزار سکیں۔

اس طریق کار میں ایک وقت میں صرف ایک طالب علم کی مشاورت ہو سکتی ہے اور اس کے لیے مشیر ایک خاص طریقہ کار اختیار کرتا ہے۔ اس طریقہ کار کا انحصار مسئلے کی نوعیت پر ہوتا ہے مثلاً معمولی نوعیت کا مسئلہ غیر رسمی انداز میں بات چیت کے ذریعے ہی حل کیا جا سکتا ہے جب کہ پیچیدہ مسئلے کے لیے رسمی انداز میں ملاقاتوں کا اہتمام کیا جاتا ہے اور مشار اور اس کے مسئلے کے بارے میں مختلف آزمائشوں، انٹرویوز، سوالناموں اور مشاہدے کے ذریعے سے معلومات حاصل کی جاتی ہیں اور باقاعدہ تجزیے کے بعد مسئلے کا حل تلاش کرنے کے لیے مشاورت کی جاتی ہے۔

ii- گروہی مشاورت

اس مشاورت کا مقصد طلبہ کی اجتماعی طور پر مدد کرنا ہے تا کہ وہ اپنی دلچسپی، ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں، ترغیبات و تجربات، ضروریات اور مسائل وغیرہ کو جان کر اپنی تعلیمی، معاشرتی اور سماجی زندگی کو کامیابی سے خوشگوار انداز میں گزار سکیں۔ ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ گروہی مشاورت کسی ادارے کے مکمل پروگرام کا ایک حصہ ہوتی ہے۔ گروہ فرد کے ذہنی رجحانات میں تبدیلی لانے کا باعث ہوتے ہیں۔ گروہی مشاورت سے فرد میں گروہی طرز فکر، رویے، رجحانات اور مسائل کے حل کی تلاش کے لیے خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ یہاں مشاورت انفرادی طور پر نہیں بلکہ گروہی طور پر کی جاتی ہے تا کہ گروہ میں شامل بچے نئے ماحول سے آگاہ ہو جائیں۔ ایسے تمام تعلیمی، نفسیاتی، جسمانی، معاشرتی اور جذباتی مسائل جن کا عموماً ہر طالب علم کو سامنا ہوتا ہے، گروہی مشاورت کی ضرورت پیدا

کرتے ہیں۔اسی لیے طلبہ کو الگ الگ مشاورت دینے کی بجائے چھوٹے چھوٹے گروہوں میں مشاورت کی جاتی ہے مثلاً بچوں کو ذہنی اور جسمانی صحت کے اصولوں سے متعارف کروانا، ان کے رویوں میں مثبت تبدیلی لانے کے اقدامات یا طلبہ میں قائدانہ صلاحیتوں کی نشوونما کرنا۔اس طرح گروہ اور معاشرے کے میل ملاپ سے طلبہ کے کردار اور رویوں میں اچھی اور مؤثر تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور ان کی قائدانہ صلاحیتوں کی تربیت ہوتی ہے۔

گروہی مشاورت ایک ارتقائی عمل ہے۔اس عمل میں فرد کی صلاحیتوں کی اس طرح تربیت کی جاتی ہے کہ اس میں آئندہ پیش آنے والے مسائل کو سمجھنے اور حل کرنے کی صلاحیت پروان چڑھ سکے۔گروہی مشاورت تمام طلبہ کے لیے ضروری ہے کیونکہ یہ زیادہ تر ایسے مسائل کے بارے میں ہوتی ہے جو عموماً تمام طلبہ کو اپنی تعلیمی زندگی میں کبھی نہ کبھی ضرور پیش آتے ہیں۔

گروہی مشاورت میں گروہ کی ساخت اور سائز کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ابتدائی کلاسوں کے طلبہ کے دو سے چار تک بڑے گروہ بھی بنائے جاسکتے ہیں کیونکہ ان کے مسائل تقریباً ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن ثانوی کلاسوں کے طلبہ کے گروہ، مسائل کی نوعیت کے اعتبار سے نسبتاً چھوٹے ہوسکتے ہیں مثلاً تجربی رجحان رکھنے والے بچوں کے لیے پانچ یا چھ طلبہ کا گروہ مناسب ہوسکتا ہے جب کہ خاموش طبع اور تنہائی پسند بچوں کے لیے بڑا گروہ مفید رہتا ہے کیونکہ اس طرح ان کو میل جول کے زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔گروہ تشکیل کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ گروہ نہ تو زیادہ چھوٹا ہو اور نہ ہی بہت بڑا کیونکہ بڑے گروہ میں مشیر تمام بچوں کو مناسب توجہ نہیں دے سکے گا جب کہ بہت چھوٹے گروہ میں مشاورت تقریباً انفرادی نوعیت کی رہ جاتی ہے۔مشیر بچوں سے مل کر ان کے اجتماعی مسائل اور مشکلات کا علم حاصل کرتا ہے پھر نوعیت اور شدت کے اعتبار سے مسائل کی علیٰحدہ علیٰحدہ نشاندہی کی جاتی ہے اور مسائل کی نوعیت کے اعتبار سے بچوں کے گروہ تشکیل دیئے جاتے ہیں۔مسائل کی نوعیت اور بچوں کی شخصیت کے بارے میں تفصیلی معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں جن کے تجزیے کے بعد مشاورت کے عمل کے ذریعے بچوں کو مسائل سے عہدہ برآ ہونے کی تربیت دی جاتی ہے۔

انفرادی اور گروہی مشاورت کے طریق کار کی مماثلت

مشاورت خواہ انفرادی نوعیت کی ہو یا اجتماعی طرز کی، ہر دو صورتوں میں اس کا طریق کار عموماً یکساں نوعیت کا ہوتا ہے۔دونوں صورتوں میں مشیر درج ذیل اقدامات کے ذریعے مشاورت کے عمل کو آگے بڑھاتا ہے:۔

i- مشاورت کے لیے جامع منصوبے کی تیاری۔

ii- بچوں / بچے کے ساتھ باہمی اعتماد اور دوستی کا رشتہ استوار کرنا تاکہ وہ بلا جھجک اپنا مسئلہ بیان کرسکیں / سکے۔

iii- بچوں / بچے سے بات چیت کرکے مسئلے کی نشاندہی کرنا۔

iv- مسئلے کی نوعیت کے اعتبار سے مشاورت کے مقاصد کا تعین کرنا۔

v- مسئلے کی نوعیت اور بچوں / بچے کی شخصیت کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کرنے کے لیے مؤثر آلات کا چناؤ کرنا۔

vi- مسئلے کی نوعیت اور بچوں / بچے کی شخصیت کے بارے میں معلومات اور مواد اکٹھا کرنا۔

vii- حاصل شدہ معلومات اور مواد کا تجزیہ کرنا۔

viii- مسئلے کی تشخیص کرنا۔

ix- مسئلے کے حل اور بچوں / بچے کی تربیت کے لیے تدابیر کی فہرست تیار کرنا۔

x- بچوں/ بچے کو اس قابل بنانا کہ وہ اپنی صلاحیتوں اور ان کے استعمال سے آگاہ ہو جائے اور وہ درپیش مسئلے/ مسائل کو خود حل کر سکیں۔

مشاورت کی اقسام

یوں تو مشاورت کی بہت سی اقسام ہیں مگر مدارس کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر صرف تین کا ذکر کیا جاتا ہے۔

i- ہدایاتی مشاورت (Directive Counselling)

ہدایاتی مشاورت کا بانی ولیم سن (Williamson) ہے۔ اس کے نزدیک مشاورت ہدایاتی نقطہ نظر سے دی جائے، چونکہ مشار اپنے تمام مسائل حل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، اس لیے کونسلر یا مشیر کی ذمہ داری ہے کہ وہ مشار کو اس کے مسائل حل کرنے میں مدد دے۔ اس طریقہ میں مشار مشیر کو اپنا مسئلہ بیان کرتا ہے۔ مسئلے کے تمام پہلوؤں پر معلومات حاصل کر لینے کے بعد مشیر اپنے مشار کو مسئلے کا حل بتا کر اس پر عمل کے لیے کہتا ہے۔ ہدایاتی مشاورت میں مشیر کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ مشار کا کام مشیر کے مشورے پر عمل کرنا ہوتا ہے۔ اس قسم کی مشاورت عموماً کند ذہن، شدید بیماری کا شکار کم سن اور نابالغ بچوں کو دی جاتی ہے۔ اس صورت حال میں چونکہ مشار اپنے مسائل کو خود حل کرنے کی استعداد نہیں رکھتا بلکہ کونسلر یا مشیر کے دیئے گئے حل پر عمل کرتا ہے، اس لیے اس کو ہدایاتی مشاورت کا نام دیا جاتا ہے۔

ii- غیر ہدایاتی مشاورت (Non Directive Counselling)

غیر ہدایاتی مشاورت کے آغاز اور فروغ میں پروفیسر کارل راجرز اور ان کے پیروکاروں کی کوششوں کو دخل ہے۔ غیر ہدایاتی مشاورت کے طریق کار میں مشیر یا کونسلر اپنے مشار کو موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ اس سے اپنا مسئلہ بیان کرے۔ اس سلسلے میں وہ مشار کے لیے اعتماد، خلوص اور رضا و رغبت کا ماحول پیدا کرتا ہے۔ مشار کو آزادی ہوتی ہے کہ اپنی مرضی سے اپنے جذبات کا جس طرح اور جس قدر چاہے اظہار کرے۔ اس کے جذبات و خیالات خواہ کتنے ہی فضول، بے ربط اور مہمل کیوں نہ ہوں، مشیر کے لیے مشار اور اس کے جذبات کا احترام بے حد ضروری ہے کیونکہ اس احترام اور خلوص کے بغیر مشاورت کا عمل نامکمل رہتا ہے۔

مشیر (کونسلر) کو یہ تسلیم کرنا ہوتا ہے کہ مشار میں ماحول سے مطابقت اختیار کرنے اور آزادانہ زندگی بسر کرنے کی زبردست خواہش موجود ہے۔ اس لیے مشیر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کی اس خواہش کا احترام کرے، اس سے کام لے اور اپنا فیصلہ اس پر تھوپنے کی کوشش نہ کرے۔ یہی وجہ ہے کہ غیر ہدایاتی مشاورت میں مشیر اپنے کسی عمل یا ردِعمل کے اظہار سے اجتناب کرتا ہے۔ وہ نہ تو مشار کی باتوں اور بیان میں مداخلت کرتا ہے، نہ ہی اس کو کوئی نصیحت یا تجویز پیش کرتا ہے بلکہ مشار کے ساتھ گرم جوشی، فہم و ادراک اور اعتماد و خلوص کا ماحول پیدا کرتا ہے۔ اس طرح مشار اپنے مسائل کھل کر مشیر سے بیان کرتا ہے اور ماحول کی بہتری سے اپنے مسائل کو از خود حل کرتا ہے۔

iii- اختیاری مشاورت (Elective Counselling)

اختیاری یا برمحل مشاورت ہدایاتی اور غیر ہدایاتی مشاورت کو نہ تو پورے طور پر قبول کرتی ہے اور نہ ہی ان سے انکار کرتی ہے۔ اس مشاورت کے پیروکار اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ افراد کے درمیان اختلاف، ان کے مسائل اور ان کو مشکل صورت حال میں ڈالنے والے معاملات ان کے لیے مشاورت کی ضرورت پیدا کرتے ہیں۔ افراد اور معاشرے میں پیچیدگی سے لاتعداد مسائل پیدا ہوتے ہیں، بہت سے لوگوں کے یکساں نوعیت کے مسائل کو حل کرنے کے لیے کوئی ایک مخصوص طریقہ کارآمد نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے

کہ مشاورت کا کوئی ایک طریقہ تمام مسائل اور تمام افراد کے لیے مناسب نہیں۔ اختیاری مشاورت کے مطابق ہدایاتی اور غیر ہدایاتی مشاورت کی درمیانی راہ اختیار کرنی چاہیے جو نہ تو مکمل طور پر ایک ہو نہ دوسری بلکہ ضرورت، حالات، مسائل اور موقع محل کے مطابق اپنی حکمتِ عملی اور مشار کے مزاج کے مطابق طے کی جاتی ہے۔

اہم نکات

1- رہنمائی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے کسی شخص کو اس کی اپنی ذات کے متعلق ہر ممکن واقفیت اور آگہی بہم پہنچائی جاتی ہے۔

2- رہنمائی کی بے شمار اقسام ہیں لیکن صرف چار نمایاں اقسام یہ ہیں۔
تعلیمی رہنمائی، پیشہ ورانہ رہنمائی، نفسیاتی رہنمائی، معاشرتی رہنمائی

3- مشاورت دراصل کسی خاص مسئلے، مشکل کے بارے میں کسی ماہر اور تجربہ کار شخص سے رائے لینا، پوچھنا یا صلاح لینا ہے

4- مشاورت کی طریق کار کے لحاظ سے دو اقسام ہیں، انفرادی مشاورت، گروہی مشاورت

5- مشاورت کی بہت سی اقسام ہیں ان میں سے تین یہ ہیں۔
i- ہدایاتی مشاورت ii- غیر ہدایاتی مشاورت iii- اختیاری مشاورت

آزمائشی مشق

معروضی حصہ

1- موزوں الفاظ کی مدد سے جملے مکمل کریں۔

i- زندگی کے ابتدائی سالوں میں بچہ عموماً .... سے رہنمائی حاصل کرتا ہے۔

ii- اللہ تعالیٰ نے انبیا کرام کو لوگوں کی .... کے لیے مبعوث فرمایا۔

iii- رہنمائی کی بدولت طلبہ گھر، سکول اور معاشرے میں بہتر .... اختیار کرتے ہیں۔

iv- رہنمائی ہر دور میں ہر .... کی ضرورت رہی ہے۔

v- رہنمائی میں توجہ کا اصل مرکز .... ہے۔

vi- رہنمائی میں ہر شخص کو اس کی اپنی .... کے متعلق واقفیت دلائی جاتی ہے۔

vii- رہنمائی اور مشاورت کا عمل دراصل منظم اور .... عمل ہے۔

viii- رہنمائی اور مشاورت کسی شخص کو درپیش مسائل کا حل بتانے کا نام نہیں بلکہ مسائل کو .... کرنے کے قابل بنانا ہے۔

ix- تعلیم اور رہنمائی کے مقاصد میں .... پائی جاتی ہے۔

x- بچوں کو بڑوں کی نسبت رہنمائی کی .... ضرورت پڑتی ہے۔

2- مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات میں سب سے موزوں ترین جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- افراد کے مسائل میں ایک مشترک بات یہ ہے کہ وہ اپنے سارے مسائل

ا۔ خود حل کرتے ہیں۔ ب۔ خود حل نہیں کر سکتے۔

ج۔ کے بارے میں دوسروں سے مشورہ کرتے ہیں۔ د۔ کے لیے رہنمائی چاہتے ہیں۔

ii- ہر نوعیت کی رہنمائی دراصل ہوتی ہے۔

ا۔ امدادی رہنمائی ب۔ معاشرتی رہنمائی ج۔ تعلیمی رہنمائی د۔ نفسیاتی رہنمائی

iii- غیر رسمی انداز میں رہنمائی کا فریضہ کون ادا کرتے ہیں؟

ا۔ والدین ب۔ اساتذہ ج۔ مشیر د۔ ماہرین

iv- رہنمائی اور مشاورت میں فرد

ا۔ کی تمام مشکلات کا حل تلاش کیا جاتا ہے۔

ب۔ کی بعض اہم مشکلات کا حل بتایا جاتا ہے۔

ج۔ کو ہر مشکل کا حل تلاش کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔

د۔ کو دوسروں سے رہنمائی حاصل کرنے کے طریقے بتائے جاتے ہیں۔

v- انسانی ذہن وشعور کے متعلق مسائل کے حل کے لیے کی جانے والی سرگرمیاں رہنمائی کی قسم سے تعلق رکھتی ہیں؟

ا۔ معاشرتی رہنمائی

ب۔ شعوری رہنمائی

ج۔ نفسیاتی رہنمائی

د۔ تعلیمی رہنمائی

vi- ہم نصابی سرگرمیاں رہنمائی کی کون سی قسم کا حصہ ہیں؟

ا۔ گروہی رہنمائی

ب۔ انفرادی رہنمائی

ج۔ تعلیمی رہنمائی

د۔ نصابی رہنمائی

vii- کند ذہن بچوں کو کون سی مشاورت درکار ہوتی ہے؟

ا۔ ہدایاتی مشاورت

ب۔ معالجاتی مشاورت

ج۔ غیر ہدایاتی مشاورت

د۔ ذہنی مشاورت

viii- رہنمائی میں توجہ کا اصل مرکز

ا۔ فرد کے تمام مسائل ہوتے ہیں۔

ب۔ فرد کا کوئی خاص مسئلہ ہوتا ہے۔

ج۔ فرد کی اپنی ذات ہوتی ہے۔

د۔ فرد کے دوسروں سے تعلقات ہوتے ہیں۔

ix- رہنمائی اور مشاورت کا عمل دراصل ایک

ا۔ منظم تعلیمی عمل ہے۔

ب۔ مسلسل تعلیمی عمل ہے۔

ج۔ خاص مسائل کے حل کا عمل ہے۔

د۔ منظم اور مسلسل تعلیمی عمل ہے۔

3- فہرست (ا) کے مطابق فہرست (ب) میں سے مناسب جواب تلاش کر کے کالم (ا) کے سامنے فہرست (ج) میں لکھیں۔

فہرست (ا)	فہرست (ب)	فہرست (ج)
i- مشاورت دو افراد کے درمیان منظم گفتگو کا سلسلہ ہے۔	گروہی رہنمائی	
ii- مشیر	سماجی و معاشرتی رہنمائی	
iii- ہدایاتی مشاورت	ولیم سن	
iv- بچوں کی ذہنی اور جسمانی صحت کے لیے کھیل کا استعمال	کارل راجرز	
v- مشار کو جذبات کے اظہار کی آزادی	مشورہ طلب کرنے والا	
vi- کامیاب اور خوشگوار زندگی کے لیے کسی فرد کی رہنمائی کی جاتی ہے۔	مشورہ دینے والا	
vii- جذباتی الجھنیں	نفسیاتی رہنمائی	
viii- مشار	غیر ہدایاتی مشاورت	
	اختیاری مشاورت	

انشائیہ حصہ

4- رہنمائی سے کیا مراد ہے۔ سکول میں طلبہ کے لیے اس کی ضرورت و اہمیت بیان کریں۔

5- مشاورت ایک سہ پہلو عمل ہے، اس پر بحث کریں۔ تعلیمی میدان میں مشاورت کی اہمیت بیان کریں۔

6- رہنمائی کی مختلف اقسام بیان کریں نیز تعلیم سے ان کا تعلق واضح کریں۔

7- مشاورت کے مختلف طریقے تفصیل سے بیان کریں۔